بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

اگر ایک شخص یا دو شخص کسی فریب میں مبتلا ہو کر کوئی افسوسناک یا مضحکہ انگیز حرکت کرنے لگیں تو آپ ان کا مذاق اڑا سکتے ہیں۔ انھیں ملامت کر سکتے ہیں۔ اور انھیں ان کی سبک حرکتی پر برا بھلا بھی کہہ سکتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اگر پوری کی پوری قوم ہی کسی فریبِ خیال و عمل کے حمام میں برہنہ ہو کر ناچنے لگ جائے تو آپ اسے کیا کہیں گے۔ کس کس کو برا کہئے گا اور کس منہ سے فرمائیے گا کہ آپ خود بھی تو اسی قوم کے ایک فرد ہیں۔ آج الکشن کے عنوان سے پورے ہندوستان کی مسلمان آبادی میں جو ہڑبونگ پھیلی ہوئی ہے۔ غور کیجئے تو یہ سب اسی نوع کی فریب خوردگی کا ایک نہایت المناک نظارہ ہے اگر مسلمانوں نے آئندہ کبھی سنجیدگی اور متانت سے آج کے واقعات کا جائزہ لیا تو یقین ہے کہ کل انھیں جوش و خروش کے اُن تمام مظاہروں پر ندامت اور شرمندگی ہوگی جن میں آج وہ بڑے احساسِ غرور و تمکنت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں

ووٹ کے ذریعہ جو لوگ الکشن میں کامیاب ہوتے ہیں وہ عوام کا نمائندہ کہلاتے ہیں اور ان کے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو عوام کا اعتماد حاصل ہے اور عوام نے اپنے حقِ رائے دہندگی کا استعمال پوری آزادی اور دیانت داری کے ساتھ کیا ہے لیکن ایمان سے بتائیے کہ کیا واقعہ بھی یہی ہے؟ کیا درحقیقت جس شخص نے الکشن میں کامیابی حاصل کی ہے اس کی نسبت یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ اس کے حلقہ کے رائے دہندگان نے اپنی رائے کا آزادی کے ساتھ استعمال کر کے اسے اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے؟ جن قوموں کے عوام تعلیم یافتہ ہیں اور جو اپنے اچھے برے کی تمیز اور پہچان رکھنے کے ساتھ اپنی رائے کو آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے کی جرأت اور جسارت بھی رکھتے ہیں۔ بے شبہ ان کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ

انھوں نے جس شخص کو اپنا نمائندہ بنا کر کونسل یا اسمبلی میں بھیجا ہے وہ واقعی ان کا نمائندہ ہے اور اس کو اپنے حلقۂ انتخاب کا اعتماد حاصل ہے۔

لیکن ہندوستان میں مسلم عوام کا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے' ان میں نہ تعلیم ہے نہ سیاسی شعور ہے' نہ دستوری اور آئینی پیچیدگیوں کا احساس ہے اور نہ اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ وہ سب خطرات سے بے نیاز ہوکر اپنی رائے کا اظہار آزادی اور بیباکی سے کرسکیں۔ آج الکشن کے میدانِ کارزار میں دیکھ لیجئے کیا ہو رہا ہے! عوام کی زندگی اور ان کی معاشرتی دنیا سے الگ رہنے والوں کا ایک مخصوص طبقہ ہے جو مختلف پارٹیوں میں تقسیم ہوکر اور اپنی اپنی پارٹی کا ٹکٹ لیکر کونسلوں کی ممبری کے لئے جدوجہد کر رہا ہے ان پارٹیوں کے خاص خاص نعرے ہیں جن کے ذریعہ عوام کی رائے کو متاثر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس طبقہ میں جو زمیندار اور جاگیردار ہیں وہ اپنے اس رسوخ اور اثر کو کام میں لارہے ہیں علمائے کرام اپنے ورع اور تقدس کے نام پر ووٹ طلب کررہے ہیں ایک فریق دوسرے فریق کو کہتا ہے کہ یہ ہندوؤں کے ایجنٹ ہیں اور اسلام کو تباہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ دوسرا فریق اپنے حریف کی نسبت کہتا ہے کہ یہ حکومت کے غلام اور اپنی غرض کے بندے ہیں ان کو اسلام اور مسلمانی سے کیا واسطہ؟ پھر اس پر بھی بس نہیں! اس کے ساتھ ساتھ زجر و توبیخ اور تخویف وتہدید بھی ہے اپنے حریفوں کیلئے سب وشتم، زدوکوب اور گالی گلوچ غرض یہ کہ سب ہی کچھ روا ہے' فتاویٰ کی بھرمار ہورہی ہے اسی ایک چیز پر دوزخ اور جنت کا فیصلہ ہو رہا ہے گویا اب اسلام اور کفر کا دارومدار صرف اس پر رہ گیا ہے کہ کون کس پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دیتا ہے۔

فلسطین کے عربوں پر قیامت گذر گئی' انڈونیشیا کے مسلمان ظلم واستبداد کی چکی میں پس رہے ہیں ہندوستان کا مسلمان استعماریت کے پنجہ میں صیدِ زبوں بنا ہوا ہے شام اور لبنان کے فرزندانِ توحید فرانسیسیوں کی سنگینوں کے زیر سایہ زندگی کا سانس لے رہے ہیں' ٹرکی پر روس اپنے حرص وآز کے دندان تیز کر رہا ہے۔ ایران میں اشتراکیت کے عفریتِ جاں شکار نے تہلکہ مچا رکھا ہے۔ کروروں بندگانِ خدا افلاس اور غریبی کے مارے ہوئے درد وکرب میں مبتلا ہیں۔ عالمِ اسلام کا گوشہ گوشہ ماتم کدۂ آہ وبکا بن گیا ہے۔ لیکن ان سب آفات و